جلسہ جرمنی 2017ء کے موقع پر حضورانور ایدہ اللہ کا بصیرت افروز اختتامی خطاب

تشہد،تعوذ ،تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دنیا میں جتنے بھی مذاہب ہیں ان کی مخالفت ان کی ابتدا میں ہوئی اور ایک وقت تک یہ مخالفت کا دور چلتا رہا اور پھر آہستہ آہستہ وہ مخالفت کا دور اس طرح نہیں رہا۔ اس زمانے میں سوائے اسلام کے کوئی مذہب ایسا نہیں ہے جس کی مذہب کے حوالے سے مخالفت ہو رہی ہو۔ مشرکین مکہ نے اسلام کو پھیلنے سے روکنے اور ختم کرنے کی اور مسلمانوں کو تکلیفیں پہنچانے اور ختم کرنے کی اپنے وسائل اور اپنی طاقت اور اپنے طریقے سے کوشش کی اور پھر مختلف دوروں میں یہ کوششیں ہوتی رہیں۔ جب زمانہ کتابیں لکھنے اور پریس کا آیا تو مستشرقین نے اسلام کی مخالفت میں تاریخی حقائق کو غلط رنگ میں لکھ کر اور قرآن کریم کی غلط تشریح کر کے اس کی مخالفت کی اور آج تک جیسا کہ میں نے کہا یہ مخالفت کا سلسلہ جاری ہے اور بدقسمتی سے مسلمانوں کا ایک طبقہ جن میں شدت پسند اور نام نہاد جہادی گروہ بھی شامل ہیں اور مسلمان علماء کا ایک طبقہ جنہیں نام نہاد علماء کہنا چاہئے جن کو نہ قرآنی تعلیم پر غور کرنے اور اسے سمجھنے کی صلاحیت ہے اور نہ ہی تاریخ کا صحیح تجزیہ کرنے کی صلاحیت اور علم ہے، انہوں نے اسلام کے مخالفین کو اپنے خیالات پھیلانے اور اسلام کی غلط تصویر پیش کرنے کا موقع دیا ہوا ہے۔ بلکہ بہت سے تاریخی حقائق جن کا ان کو علم ہی نہیں مستشرقین کی تاریخ کو دیکھ کر وہ سمجھتے ہیں کہ اسلام کی تاریخ ہے اور اس سے بھی بڑھ کر اب اور پہلے بھی مسلمان حکومتوں نے اپنی حکومتوں کے غلط نظام چلا کر اپنی رعایا پر ظلم کر کے مزید مخالفین اسلام کے خیالات کو ہوا دی اور ان کو یہ کہنے کا موقع ملا کہ دیکھو جو لوگ جو حکومتیں جو لیڈر اپنے عوام کو ظالمانہ طریق پر مار سکتے ہیں ان سے دوسروں پر، غیر مذاہب پر ظلم نہ کرنے کی کیا توقع رکھی جاسکتی ہے۔ لیکن یہ سب باتیں بھی اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچا ہونے کی دلیل ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

ایک تو اسلام مخالف طاقتوں کے بیانات اور کتابیں لکھنا اور اس کی تاریخی حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ انہیں خطرہ ہے اور دل میں یہ فکر ہے کہ، کیونکہ ابھی بھی مسلمانوں کا ایک طبقہ اپنی دینی تعلیم پر قائم ہے اور ابھی بھی قرآن کریم اپنی اصلی حالت میں موجود ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ رہنا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ ایک وقت میں اسلام دنیا کا سب سے بڑا مذہب بن جائے اور اس کے ماننے والے سب دوسرے مذاہب کے ماننے والوں سے زیادہ ہو جائیں۔ اس لئے وہ اپنی پوری کوشش اسلام کی مخالفت میں کررہے ہیں کہ کس طرح اس کو ختم کیا جائے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

دوسرے جہاں تک مسلمان علماء اور بادشاہوں کا سوال ہے تو اس کی پیشگوئی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دی تھی کہ ایک وقت کے بعد نہ انصاف پسند بادشاہ مسلمانوں میں رہیں گے اور نہ ہی علم وعمل والے علماء رہیں گے۔ قرآن کریم کی سمجھ ان کو نہیں ہوگی بلکہ آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ ایسے حالات میں پھر خدا تعالیٰ مسیح موعود اور مہدی معہود کو بھیجے گا جو دین اسلام کی حقیقت دنیا کو بتائے گا، مسلمانوں کی بھی صحیح رہنمائی کرے گا اور دنیا کو بھی بتائے گا کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کیا ہے اور اسلام کی تعلیم پر جو الزام لگائے جاتے ہیں ان کی حقیقت کیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو، آپ ﷺ کی طرف غلط باتیں منسوب کر کے، اعتراض کا نشانہ بنایا جاتا ہے اس کی حقیقت کیا ہے۔ وہ دنیا کو بتائے گا کہ تم جس نبی اور جس دین کو دنیا کے لئے تباہ کن تصور کرتے ہو وہی اصل میں دنیا کی بقاء کا ضامن اور نجات دہندہ بھی ہے۔ گھریلو، عائلی معاملات اور بچوں کی تربیت سے لے کر آپس کے معاشرتی تعلقات، رشتوں کے حقوق اور معاشرے کے حقوق تک اور تجارتی لین دین اور حکومت چلانے کے طریق سے لے کر بین الاقوامی تعلقات اور حکومتوں کے آپس کے تعلقات اور دنیا کے امن کی ضمانت اور بین المذاہب تعلقات تک اسلام کی حقیقی تعلیم وہ آنے والا مسیح و مہدی بتائے گا۔ اسلام پر اعتراض کرنے والے اسلام پر اس اعتراض کو بھی بڑی شدت سے پیش کرتے ہیں کہ اسلام جنگجو مذہب ہے وہ اس اعتراض کو بھی ردّ کرے گا اور بتائے گا کہ اسلام جنگوں کے ذریعہ نہیں پھیلا اور نہ ہی یہ جنگجو مذہب ہے اور یہ سب کچھ قرآن کریم کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ سے ثابت کرے گا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

ہم احمدی اس بات کے گواہ ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق جس مسیح و مہدی نے آنا تھا وہ آیا اور اس نے اپنے مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور صرف دعویٰ ہی نہیں کیا بلکہ مسیح و مہدی کی آمد سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ نشانیاں اور خدا تعالیٰ کی اپنی کتاب میں بیان کردہ حالات و نشانات جو اس آنے والے مسیح و مہدی کے زمانے سے متعلق تھے ہم نے پورا ہوتے دیکھے اور دیکھ رہے ہیں۔ چاند سورج گرہن کی رمضان کے مہینے اور خاص تاریخوں میں لگنے کی نشانی کو مشرق و مغرب کے اخبارات نے آپ کے دعوے کے بعد پورا ہونے کی خبر کے ساتھ آج سے تقریباً 120 سال پہلے محفوظ کر لیا۔ بہرحال ان پیشگوئیوں اور نشانات کا ایک لمبا سلسلہ ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت جو مَیں بیان کرنا چاہتا ہوں اور جیسا کہ میں نے شروع میں کہا تھا اسلام پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات ہیں ان میں سب سے بڑا اعتراض جسے آجکل دنیا میں پیش کیا جاتا ہے اور بڑی شدت سے مغربی میڈیا بھی اور اسلام مخالف طاقتیں بھی پیش کر رہی ہیں وہ اسلام کی جنگجوانہ تعلیم اور اسلام کا شدت پسند اور دہشتگرد مذہب ہونا ہے۔ حقیقت میں یہ ایسا اعتراض ہے جس کا اسلامی تعلیم یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس اعتراض کو ردّ کر کے اسلامی جنگوں اور جہاد کی حقیقت کھول کر بتائی ہے۔ پس یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم ہی ہیں جو صحیح رنگ میں اس حقیقت کو جانتے ہیں۔

چنانچہ آپ اس حقیقت کو بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ہم یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ اسلامی جنگ بالکل دفاعی جنگ تھے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خادموں کو مکہ والوں نے برابر تیرہ سال تک خطرناک ایذائیں اور تکلیفیں دیں اور طرح طرح کے دکھ ان ظالموں نے دئیے چنانچہ ان میں سے کئی قتل کئے گئے اور بعض برے برے عذابوں سے مارے گئے چنانچہ تاریخ پڑھنے والے پر یہ امر مخفی نہیں ہے کہ بیچاری عورتوں کو سخت شرمناک ایذاؤں کے ساتھ مار دیا یہاں تک کہ ایک عورت کو دو اونٹوں سے باندھ دیا اور پھر ان کو مخالف جہات میں دوڑا دیا اور اس بیچاری کو چیر ڈالا۔ اس قسم کی ایذا رسانیوں اور تکلیفوں کو برابر تیرہ سال تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کی پاک جماعت نے بڑے صبر اور حوصلے کے ساتھ برداشت کیا۔ اس پر بھی انہوں نے اپنے ظلم کو نہ روکا اور آخرکار خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قتل کا منصوبہ کیا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ سے ان کی شرارت کی اطلاع پا کر مکہ سے مدینہ کو ہجرت کی پھر بھی انہوں نے تعاقب کیا اور آخر جب یہ لوگ پھر مدینہ پر چڑھائی کر کے گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے حملوں کو روکنے کا حکم دیا کیونکہ اب وہ وقت آ گیا تھا کہ اہل مکہ اپنی شرارتوں اور شوخیوں کی پاداش میں عذاب الٰہی کا مزہ چکھیں چنانچہ خدا تعالیٰ نے جو پہلے وعدہ کیا تھا کہ اگر یہ لوگ اپنی شرارتوں سے باز نہ آئیں گے تو عذاب الٰہی سے ہلاک کئے جائیں گے وہ پورا ہوا۔ خود قرآن شریف میں ان لڑائیوں کی وجہ صاف لکھی ہے۔ فرمایا **اُذِنَ لِلَّذِيۡنَ يُقٰتَلُوۡنَ بِاَنَّهُمۡ ظُلِمُوۡا‌ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَـصۡرِهِمۡ لَـقَدِيۡرُ ۙ۔ الَّذِيۡنَ اُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ بِغَيۡرِ حَقٍّ۔** یعنی ان لوگوں کو مقابلے کی اجازت دی گئی جن کے قتل کے لئے مخالفوں نے چڑھائی کی۔ اس لئے اجازت دی گئی کہ ان پر ظلم ہوا اور خدا تعالیٰ مظلوم کی حمایت کرنے پر قادر ہے۔ یہ وہ مظلوم ہیں جو ناحق اپنے وطنوں سے نکالے گئے ان کا گناہ بجز اس کے اور کوئی نہ تھا کہ انہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے۔

فرماتے ہیں: یہ وہ آیت ہے جس سے اسلامی جنگوں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ یہ وہ پہلی آیت ہے جس میں جنگ کی اجازت دی گئی۔ پھر جس قدر رعایتیں اسلامی جنگوں میں دیکھو گے۔ جنگ کی اجازت کے بعد بھی بعض شرطیں ہیں۔ فرمایا: یہ رعایتیں جنگوں میں دیکھو گے ممکن نہیں کہ موسوی یا یشوعی لڑائیوں میں اس کی نظیر مل سکے۔ موسوی لڑائیوں میں لاکھوں بے گناہ بچوں کا مارا جانا بوڑھوں اور عورتوں کا قتل باغات اور درختوں کا جلا کر خاک سیاہ کر دینا توراۃ سے ثابت ہے مگر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود اس کے کہ ان شریروں سے وہ سختیاں اور تکلیفیں دیکھی تھیں جو پہلے کسی نے نہ دیکھی تھیں پھر ان دفاعی جنگوں میں بھی بچوں کو قتل نہ کرتے عورتوں اور بوڑھوں کو نہ مارتے راہبوں سے تعلق نہ رکھنے اور کھیتوں اور ثمردار درختوں کو نہ جلانے اور عبادتگاہوں کے مسمار نہ کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔

آپ فرماتے ہیں: اسرائیلی نبیوں کے زمانے میں جیسا شریر اپنی شرارتوں سے باز نہ آتے تھے اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں بھی حد سے نکل گئے تھے۔ پس اسی خدا نے جو رؤوف و رحیم بھی ہے پھر شریروں کے لئے اس میں غضب بھی ہے ان کو ان جنگوں کے ذریعہ جو خود انہوں نے ہی پیدا کی تھیں سزا دے دی۔

فرمایا کہ: لوط کی قوم سے کیا سلوک ہوا نوح کے مخالفوں کا کیا انجام ہوا پھر مکہ والوں کو اگر اس رنگ میں سزا دی تو کیوں اعتراض کرتے ہو؟ کیا کوئی عذاب مخصوص ہے کہ طاعون ہی ہو یا پتھر برسائے جائیں۔ خدا جس طرح چاہے عذاب دے دے۔

فرماتے ہیں: سنت قدیمہ اس طرح پر جاری رہی ہے اگر ناعاقبت اندیش اعتراض کرے تو اسے موسیٰ کے زمانہ اور جنگوں پر اعتراض کا موقع مل سکتا ہے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کوئی رعایت روا

نہیں رکھی گئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے پر اعتراض نہیں ہوسکتا۔ آجکل عقل کا زمانہ ہے اور اب یہ اعتراض کوئی وقعت نہیں رکھ سکتے کیونکہ جب کوئی مذاہب سے الگ ہوکر دیکھے گا تو اسے صاف نظر آجائے گا کہ اسلامی جنگوں میں اول سے آخر تک دفاعی رنگ مقصود ہے اور ہر قسم کی رعایتیں روا رکھی ہیں۔ پس عقل کی آنکھ سے دیکھنا ضروری ہے اور ہمیں ان کو دکھانا ضروری ہے۔ آپ فرماتے ہیں مجھ سے جب کوئی آریہ یا ہندو اسلامی جنگوں کی نسبت دریافت کرتا ہے تو اسے میں نرمی اور ملاطفت سے یہی سمجھاتا ہوں کہ جو کفار مارے گئے وہ اپنی ہی تلوار سے مارے گئے جب ان کے مظالم کی انتہا ہو گئی تو آخر ان کو سزا دی گئی اور ان کے حملوں کو روکا گیا۔

پھر آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قرآن شریف کو خوب غور سے پڑھو تو صاف معلوم ہوجائے گا کہ اس کی یہی تعلیم ہے کہ کسی سے تعرض نہ کرو جنہوں نے سبقت نہیں کی ان سے احسان کرو۔ بلاوجہ لڑو نہیں۔ جو پہلے لڑائی شروع نہیں کرتے ان سے نہ صرف صَرفِ نظر کرنا ہے بلکہ ان سے احسان کا سلوک کرو اور ابتدا کرنے والوں اور ظالموں کے مقابلہ میں بھی دفاع کا لحاظ رکھو۔ حد سے نہ بڑھو۔ اسلام کی ابتدا میں ایسی مشکلات درپیش تھیں کہ ان کی نظیر نہیں ملتی۔ ایک کے مسلمان ہونے پر مرنے مارنے کو تیار ہو جاتے تھے۔ کفار میں سے جب کوئی مسلمان ہوتا تھا تو مرنے مارنے پر تیار ہو جاتے تھے اور ہزاروں فتنے بپا ہوتے تھے اور فتنہ تو قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔ پس امن عامہ کے قیام کے لئے مقابلہ کرنا پڑا۔

پھر آپ فرماتے ہیں: پھر منجملہ اور جزئیات کے غلامی کے مسئلہ پر اعتراض کرتے ہیں حالانکہ قرآن شریف نے غلاموں کے آزاد کرنے کی تعلیم دی ہے اور تاکید کی ہے اور جو اور کسی کتاب میں نہیں ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھو کہ جب مکہ والوں نے آپ کو نکالا اور تیرہ برس تک ہر قسم کی تکلیفیں آپ کو پہنچاتے رہے۔ آپ کے صحابہ کو سخت سخت تکلیفیں دیں جن کے تصور سے بھی دل کانپ جاتا ہے۔ اس وقت جیسے صبر اور برداشت سے آپ نے کام لیا وہ ظاہر بات ہے لیکن جب خدا تعالیٰ کے حکم سے آپ نے ہجرت کی اور پھر فتح مکہ کا موقع ملا تو اس وقت ان تکالیف اور مصائب اور سختیوں کا خیال کر کے جو مکّہ والوں نے تیرہ سال تک آپ پر اور آپ کی جماعت پر کی تھیں آپ کو حق پہنچتا تھا کہ قتل عام کر کے مکّہ والوں کو تباہ کر دیتے اور اس قتل میں کوئی مخالف بھی آپ پر اعتراض نہیں کرسکتا تھا کیونکہ ان تکالیف کے لئے وہ واجب القتل ہو چکے تھے اس لئے اگر آپ میں قوت غضبی ہوتی یعنی آپ نے غصہ سے صرف کام لینا ہوتا اور بدلے لینے ہوتے اور کینے رکھنے ہوتے تو وہ فتح مکہ کا بڑا عجیب موقع انتقام کا تھا کہ وہ سب گرفتار ہو چکے تھے مگر آپ نے کیا کیا۔ آپ نے ان سب کو چھوڑ دیا اور کہا۔ **لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ**۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

پس اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم اگر ایسے حالات میں رحم اور شفقت کا سلوک فرماتے ہیں تو آجکل جبکہ اسلام کو بحیثیت دین تلوار کے زور سے ختم کرنے کی کوئی حکومت اور کوئی طاقت کوشش نہیں کر رہی پھر کس طرح یہ جائز ہے کہ غیر مسلموں کو ظلم سے مارا جائے جن میں معصوم بچے بھی ہیں عورتیں بھی ہیں بوڑھے بھی ہیں اور پادری بھی ہیں اور مذہبی رہنما بھی ہیں۔ پس ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے اس زمانے کے امام کو مانا اور حقیقی اسلام کو پہچانا۔ دوسرے مسلمان اس انتظار میں ہیں کہ کوئی خونی مہدی آئے گا اور پھر جنگوں کا اجراء کرے گا لیکن وہ اپنے اس خیال میں غلط ہیں جس نے آنا تھا وہ آ گیا اور امن اور پیار اور محبت سے اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا میں پھیلانے کے لئے ایک جماعت قائم کر گیا۔ پس آج ہر احمدی کا فرض ہے کہ غیر مسلموں کے منہ بھی اسلام کی حقیقی تعلیم کو بتا کر بند کریں اور مسلمانوں کو بھی بتا دیں کہ اب اگر تم اسلام کی ترقی دیکھنا چاہتے ہو اور اس کا حصہ بننا چاہتے ہو تو مسیح محمدی کی جماعت میں شامل ہو کر ہی کر سکتے ہو یہ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ کسی خونی مہدی نے نہیں آنا۔ اب اسلام نے پھیلنا ہے اور یقیناً پھیلنا ہے اور اپنی امن پسند تعلیم سے پھیلنا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اور اب دنیا کی بقا ہے تو اس میں کہ اسلام کو قبول کرے اب مسلمانوں نے اپنی ترقی کو دیکھنا ہے تو صرف اس مسیح و مہدی کے ساتھ جڑ کر دیکھ سکتے ہیں اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے اور وہی مسیح و مہدی جو اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق آیا اور جس نے جماعت کا ایک سلسلہ قائم کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا دے کہ ہم پہلے سے بڑھ کر اسلام کی عظمت کو قائم کرنے کے لئے اپنی تمام تر طاقتوں اور اپنی صلاحیتوں کے ساتھ تبلیغ اسلام کو کرنے والے ہوں اور دنیا میں اسلام کی حقیقی تعلیم پھیلانے والے ہوں، حقیقی پیغام پھیلانے والے ہوں اور دنیا کو بتائیں کہ آج اگر تمہاری بقاء ہے تو اسلام میں ہے ورنہ دنیا تباہی کے گڑھے کی طرف جا رہی ہے۔ یہ تباہ ہوجائے گی اور اس کو بچانے والا کوئی دین نہیں اور صرف دین اسلام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس کی توفیق عطا فرمائے اور دنیا کو عقل بھی عطا فرمائے۔